Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹

جلد ۴۱/۷۶ | منگل ۹ صفر ۱۴۱۲ھ، ۲۰ ظہور ۱۳۷۰ہش، ۲۰ اگست ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۸۵

انبیاء کی مقبول دعائیں

"انبیاء کی دعاؤں پر غور کریں۔ اور دیکھیں یہ انعام یافتہ لوگ تھے۔ کیسے موقع اور محل کے مطابق، کتنی حکمت کے ساتھ اور درد کے ساتھ اور خلوص کے ساتھ انہوں نے ایسی دعائیں مانگیں جو معلوم ہوتا ہے کہ مانگتے وقت ہی خدا کے حضور مقبول لکھی گئی تھیں اور ان کے ردّ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ دعائیں اپنی سچائی اور خلوص کے ساتھ خود اپنی مقبولیت کی گواہ بن کر دلوں سے اُٹھ رہی تھیں"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

منظوم کلام سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
جو ۲۷ جولائی ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ جلسہ سالانہ U.K کے دوسرے اجلاس میں پڑھا گیا۔

وَقت کم ہے بہت ہیں کام۔ چلو
ملگجی ہو رہی ہے شام۔ چلو

عُمر ہو جب تمام ایسا نہ ہو
کام رہ جائیں ناتمام۔ چلو

کہہ رہی ہے خرامِ بادِ صبا
جب تلک دَم چلے مَدام چلو

مَنزِلیں دے رہی ہیں آوازیں
صُبح محوِ سفر ہو شام چلو

ساتھیو میرے ساتھ ساتھ رہو
قُربتوں کا لئے پیام۔ چلو

تم اُٹھے ہو تو لاکھ اُجالے اُٹھے
تم چلے ہو تو بَرق گام چلو

کبھی ٹھہرو تو مِثلِ اَبرِ بہار
جب بَرس جائے فیضِ عام۔ چلو

رات جاگو مَہ و نجوم کے ساتھ
دن کو سورج سے ہم خرام چلو

ہو تُمہی کل کے قافلہ سالار
آج بھی ہو تمہی اِمام۔ چلو

تم سے وابستہ ہے جہانِ نو
تمہیں سونپی گئی زِمام۔ چلو

آگے بڑھ کر قدم تو لو۔ دیکھو
عہدِ نو ہے تمہارے نام۔ چلو

پیشوائی کرو۔ تمہاری طرف
آرہا ہے نیا نِظام۔ چلو

اَے خُوشا۔ دِل بہ یار۔ دست بکار
لہر در لہر شاد کام چلو

میرے پیارو خُدا کے پیاروں پر
دائماً بھیجتے سَلام۔ چلو

زِیر و بَم میں دِلوں کی دھڑکن کے
موجزن ہو خُدا کا نام۔ چلو

دِل سے اُٹھے جو نعرۂ تکبیر
ہو ثُریّا سے ہمکلام۔ چلو

غمِ دُنیا کی ہے دَوا غمِ عشق
دمِ عیسیٰ نہیں۔ سوا دمِ عشق
بحرِ عالم میں اِک بپا کردو
پیار کا غُلغلہ۔ تلاطمِ عشق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۰ ظہور ۱۳۷۰ ہش — ۲۰ راگست ۱۹۹۱ء

تھوڑے الفاظ ۔ وسیع مفہوم

کم الفاظ ہوں اور ان میں معانی اور مفہوم وسیع ہوں تو وہ جملے یا فقرے پسند بھی آتے ہیں اور مفید بھی ہوتے ہیں۔ بہت کم لوگ لمبی بات یا لمبی تقریر کو پسند کرتے ہیں اور اگر کوئی شخص اپنی بات کو طول دیتا چلا جائے تو سننے والا کراہت سے سنتا ہے اور اپنے دل میں یہ کہتا چلا جاتا ہے کہ اب بس بھی کرو۔

مختصر بات پر عمل بھی آسان ہوتا ہے کیونکہ عمل تو اس بات پہ کیا جاتا ہے جو سمجھ آجاتی ہے۔ اگر بات کو طول دے کر الجھا دیا جائے تو اس پر عمل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ بات مختصر کرو لیکن کرو دلیل کے ساتھ۔ تاکہ بات دل میں اتر جائے اور جو بات کہنے کا مقصد ہے وہ پورا ہو جائے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ حضور اقدس مختصر الفاظ استعمال فرمایا کرتے تھے لیکن ان کے مطالب و مفاہیم بہت وسیع ہوتے تھے۔ مثال یہ دی ہے کہ بیعت کے الفاظ میں یہ بات شامل کی گئی ہے کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے گناہوں سے بچتا رہوں گا۔ حضرت امام جماعت اوّل فرماتے ہیں:۔

"بظاہر یہ ایک موٹی اور چھوٹی سی بات ہے لیکن غور کرو اس کا مفہوم کس قدر وسیع ہے۔ ایسا اقرار کرنے والے کو الفاظ کیا محتاط بناتے ہیں۔ کہ وہ اپنے ہر قول و فعل میں، ہر حرکت و سکون میں اس امر کو مدّنظر رکھے کہ کیا میرا یہ قول و فعل یہ حرکت اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی خلاف ورزی تو نہیں ہے اور گناہ کے کسی شعبہ میں داخل تو نہیں۔ جب انسان ان امور پہ نظر کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی اطاعت اور رضا جوئی اپنا مقصود بنا لیتا ہے تو خدا تعالیٰ خود اس کی مدد فرماتا ہے اور اس کی مشکلات کو آسان کر دیتا ہے۔ یقیناً یاد رکھو فرمانبرداری بڑی دولت ہے۔"

ہمیں بات مختصر کرنی چاہیئے۔ اور اس رنگ میں کہ دوسرے کے دل میں اتر جائے۔ یہی ہماری تقریر کا مقصد ہونا چاہیئے۔ لچھے دار تقریر کو نہ کبھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ نے پسند فرمایا تھا اور نہ ایسی کوئی تقریر لوگوں کو عمل پر ابھار سکتی ہے۔

پس تھوڑے لفظ اور وسیع مفہوم ہمارا مقصد ہونا چاہیئے۔

اتحادِ عالمِ انسانیت ہے گر ہدف
سب سے ملئے سب کو اپنا جانئے
دیکھنے میں فرق ہو تو ہو مگر
ہر بشر کو ایک جیسا مانئے

ابوالاقبال

○

کیا کرے دیکھ کے کوئی گل و گلزار کا رنگ
وہ کہاں اور کہاں آپ کے رخسار کا رنگ

اُن کے جاتے ہی یہ کیا حال ہے میرے گھر کا
اَب نہ وہ دَر ہی کی صورت ہے نہ دیوار کا رنگ

چاندنی رات کبھی، پرتوِ خورشید کبھی
ایک سے ایک ہے دلکش ترے انوار کا رنگ

میرے اشکوں کو لہو رنگ کیا ہے تُو نے
میری آنکھوں سے برستا ہے ترے پیار کا رنگ

خُون عُشّاق کی رگ رگ میں رواں ہے جب تک
یُوں ہی گلرنگ رہے گا رسن و دار کا رنگ

مَیں نے مانا کہ قصُور اپنا ہے لیکن پھر بھی
جانے کیوں اُڑ سا گیا ہے مری سرکار کا رنگ

تیری پہچان یہی رنگ بنے گا اَے دوست
رنگ لائے گا کسی دن تو مرے پیار کا رنگ

کاش پھر ملّتِ بیضا میں نظر آئے کبھی
کہیں رُومی کا کہیں رازی و عطّار کا رنگ

میرے اشعار ہیں عشقِ شہِ بطحاؐ کی دلیل
کیوں نہ ہو سب سے نرالا مرے اشعار کا رنگ

عشق کا رنگ بھی کچھ کم تو نہیں ہے محمود
ہے گرانمایہ اگر حُسن کے بازار کا رنگ

محمود الحسن ۔ ایمن آبادی

اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیئے گئے صدقات غریبوں اور ضرورت مندوں کے لئے خرچ ہوتے ہیں۔ یہ صدقات اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کو جذب کرتے ہیں اور کسی آنے والی مصیبت کو ٹال دیتے ہیں
فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کے لئے اپنے صدقات ارسال فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا کرو

احمدی بچوں کے نام حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا پیغام

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب تین سال تک مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر رہے ہیں۔ اپنے نہایت کامیاب اور یادگار دورِ صدارت کے اختتام پر آپ نے احمدی بچوں کو ایک الوداعی پیغام دیا جو بہت ہی کارآمد نصائح پر مشتمل ہے یہ پیغام احمدی بچوں کے مطالعہ کے لئے دوبارہ پیش کیا جاتا ہے

(ادارہ)

میرے نہایت پیارے احمدی بچو!......

اے احمدیت کے شاندار مستقبل کا سرمایہ، ہماری آنکھوں کے تارے اور دلوں کی ٹھنڈک تم ہمیں بے حد پیارے ہو۔ تم جو آج عقل اور فہم اور علم اور تجربے میں اپنے بڑوں سے بہت پیچھے ہو ایک ایسی بے بہا دولت کے مالک ہو جس میں تم کسی دوسرے سے کم نہیں وہ دولت محبت اور پیار کی دولت ہے۔ یہ ایک ایسی دولت ہے جو تمہارے رب نے تمہاری فطرت میں ودیعت کر رکھی ہے اور اس وقت بھی تم اس دولت سے مالا مال تھے جب تمہیں بولنا آتا تھا نہ چلنا۔ بلکہ کھانے پینے میں بھی اپنے بڑوں کے محتاج تھے۔ تمہیں کوئی زبان نہ آتی تھی نہ عربی نہ اردو نہ انگریزی۔ مگر اس وقت بھی محبت اور پیار کی زبان کو سمجھتے تھے اور پیار کی نظروں سے تم آشنا تھے۔ محبت کے ملائم ہاتھ تمہارے دل میں گدگدی پیدا کرتے اور چہرے پر پر لطف مسکراہٹیں پھیلا دیتے تھے۔ ماں کی محبت بھری گود تمہیں بے مثل سکون عطا کرتی تھی۔ اور باپ جب تمہیں ہاتھوں میں اچھالتا تھا تو تمہارے جسم کا ذرہ ذرہ محبت کی ایک ناقابلِ بیان لذت کو محسوس کرتا تھا۔

پس یہ محبت کی دولت وہ دولت ہے جس میں تم کسی دوسرے سے پیچھے نہیں۔ نہ ماں باپ سے نہ بڑے بہن بھائیوں سے نہ جوان سے نہ بوڑھے سے۔

آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ اس دولت کا بہترین استعمال کیا ہے۔ اگر تم میری بات غور سے سنو اور اس پر عمل کرو تو یہ دولت اتنی بڑھے گی کہ اس کا شمار ممکن نہ رہے گا اور ایسی غیر فانی ہو جائے گی کہ ابد تک کبھی ختم نہ ہو گی۔ تم ابھی سے اپنے خالق۔ اپنے رب اپنے پیدا کرنے والے اور پالنے والے خدا سے پیار کرنا شروع کر دو۔ خدا کا پیار تمہاری زندگیوں میں ایک نیا لطف پیدا کر دے گا۔ ایک ایسا لطف کہ اس جیسا کوئی اور لطف نہیں۔ دیکھو جب تم اپنے ماں باپ سے پیار کرتے ہو تو اس کے نتیجہ میں وہ تم سے پہلے سے بھی بڑھ کر پیار کرنے لگتے ہیں اسی طرح جب تم اپنے رب سے پیار کرو گے تو اسے بھی بہت ہی پیارے ہو جاؤ گے اور بچپن ہی میں تم اس عجیب لذت کو محسوس کرنے لگو گے جو خدا کی محبت کے سوا اور کسی چیز میں نہیں۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں صرف توجہ اور احساس کی ضرورت ہے۔ تمہاری زندگی خوشیوں اور غموں کا ایک مجموعہ ہے بعض چیزیں تمہیں خوشی پہنچاتی ہیں اور بعض غم۔ ان دونوں حالتوں میں تم اپنے خیال کو اپنے رب کی طرف پھیر سکتے ہو۔ خوش ہو تو سوچا کرو کہ سب خوشیوں کا پیدا کرنے والا وہی خدا ہے جس نے تمہیں بھی پیدا کیا اور تمہارے آرام اور خوشیوں کے سارے سامان پیدا کئے۔ پس یہ سوچ کر اپنے معصوم دل اور معصوم زبان سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کرو۔ جب سخت بھوک کے بعد تم کھانا کھاتے ہو اور سخت پیاس کے بعد ٹھنڈا پانی یا شربت یا دودھ پیتے ہو تو دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیا کرو کہ اس نے تمہاری بھوک اور پیاس مٹانے کے لئے کیسا عمدہ انتظام فرمایا۔ پھر جب تم خوشنما پھولوں یا رنگا رنگ کی تتلیوں یا نرم و نازک گھاس یا سایہ دار درختوں اور چہچہاتے ہوئے دلربا پرندوں کو دیکھتے ہو تو اپنے رب کے حسن کا تصور باندھا کرو کیونکہ ہر فانی حسن اسی کے ازلی حسن کے ہلکے ہلکے سائے ہیں۔ پس ایسے موقعوں پر یہ سوچا کرو کہ اتنی پیاری پیاری چیزوں کا پیدا کرنے والا کتنا زیادہ پیارا ہو گا۔

جب تم تکلیف میں ہوتے ہو۔ چوٹ لگے یا بیمار ہو۔ بھوک لگے یا پیاس۔ گرمی یا سردی سے دکھ اٹھاؤ یا پھر ماں باپ کی ناراضگی یا استاد کا خوف تمہیں تکلیف پہنچا رہے ہوں تو ایسی تکلیفوں کے وقت میں بھی خدا تعالیٰ ہی کو یاد کیا کرو۔ بھوک بھی اسی نے بنائی اور پیاس بھی۔ سردی بھی اور گرمی بھی۔ دکھ بھی اور بیماری بھی فکر بھی اور خوف بھی۔ پس اُسی سے پناہ مانگا کرو کہ وہ اپنے فضل سے تمہیں ہر قسم کی تکلیفوں سے نجات دے۔ جب تم محبت اور یقین اور عاجزی سے دعا مانگو گے تو بسا اوقات تم اپنی دعاؤں کو اس شان کے ساتھ پورا ہوتا دیکھو گے کہ تمہارے ننھے منے دل کناروں تک ایمان سے بھر جائیں گے اور اپنے رب کے لئے تمہارا پیار پہلے سے بھی بڑھ جائے گا اور وہ تمہارا سب دوستوں سے بڑھ کر دوست سب عزیزوں سے بڑھ کر عزیز ہو جائے گا۔ پھر کبھی ایسا بھی ہو گا کہ وہ اپنی کسی حکمت کے پیش نظر یا تمہاری وفا اور سعادت کو آزمانے کے لئے تمہاری بعض دعاؤں کو قبول نہیں کرے گا۔ پھر اگر تم صبر کرنے والے ہوئے اور اس کی رضا پر راضی ہو گئے اور یہ سوچا کہ وہ مالک اور بادشاہ ہے جہاں اس نے اتنا کچھ ہمیں دیا اگر کبھی کسی وجہ سے نہ بھی دے تو ہم اس پر بھی راضی اور خوش ہیں تو تمہارے اس صبر اور رضا کے جذبات کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ تمہیں اور بھی زیادہ پیار کرنے لگے گا۔ اور کئی طرح سے اس کے بے شمار فضل تم اپنے اوپر اترتے ہوئے دیکھو گے اور پہلے سے بھی بڑھ کر اس سے پیار کرنے لگو گے۔ کیا تم نے سنا نہیں کہ ایک مرتبہ ایک بادشاہ نے سردے کی ایک پھانک تراش کر اپنے ایک وفادار وزیر کو دی تو وہ بہت ہی مزے لے لے کر کھانے لگا۔ اور اس کے چہرے کو دیکھ کر یوں لگتا تھا کہ اسے دنیا کی سب سے مزیدار چیز مل گئی ہے مگر جب اسی سردے کی ایک دوسری پھانک اس نے ایک اور وزیر کو دی تو پہلے ہی لقمے کو اس نے تھوک دیا اور سخت بُرا منہ بنا کر کہنے لگا کہ یہ تو زہر کی طرح کڑوا ہے۔ اس پر بادشاہ نے پہلے وزیر سے پوچھا کہ تمہیں جو پھانک دی تھی وہ تو تم بڑے مزے سے کھا رہے ہو کیا وہ کڑوی نہیں؟ تو اس نے جواب دیا کہ میرے پیارے آقا آپ پر میری جان نثار آپ کے مجھ پر اتنے بے شمار احسانات ہیں اور ہمیشہ آپ نے مجھے اتنی میٹھی میٹھی چیزیں کھانے کو دیں تو کیا میں اتنا احسان فراموش ہوں کہ اس ایک کڑوی پھانک پر منہ بنانے لگ جاؤں۔ نہیں نہیں میرے بادشاہ مجھے تو یہ کڑوی پھانک بھی شہد سے بڑھ کر میٹھی اور پیاری لگتی ہے کیونکہ آپ کے دستِ عنایت نے دی ہے۔ شکر و رضا کا یہ عجیب جواب سن کر بادشاہ نے اس وزیر کو سینے سے لگا لیا اور ہمیشہ اسے ہر دوسرے شخص پر فضیلت دی۔

پس تم بھی جب اپنے رب سے ایسا معاملہ کرو گے تو کیسے ممکن ہے کہ وہ سب محسنوں سے بڑھ کر محسن اور سب بادشاہوں کا بادشاہ تم سے حسن و احسان کا سلوک نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ سے پیار بڑھانے کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ اس کے پیاروں سے پیار کیا جائے۔ پس خصوصاً حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ پیار کرنے سے تم اللہ تعالیٰ کے بہت پیارے ہو جاؤ گے۔ دیکھو جب فقیرنیاں بچوں کی تعریف کرتی اور انہیں دعائیں دیتی ہیں تو کنجوس مائیں بھی خوش ہو کر انہیں کچھ نہ کچھ دے دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے بھی کہیں بڑھ کر پیار کرتا ہے جو مائیں اپنے بچوں سے کرتی ہیں۔ پس اگر تم اپنے سردار اور آقا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بڑھاؤ اور آپؐ کی سیرت کے حالات پڑھ کر آپؐ سے ذاتی محبت بڑھاؤ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم گناہگاروں کی خاطر جو قربانیاں دیں اور دکھ اٹھائے ان کے بدلے میں آپؐ پر درود بھیجا کرو تو اللہ تعالیٰ اس سے بہت خوش ہو گا۔ اور تمہارے دل اور زبان سے اپنے پیارے کی تعریف سن کر تم سے اور بھی زیادہ پیار کرنے لگے گا۔

اسی طرح خدا تعالیٰ سے پیار بڑھانے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ اس کے بندوں سے پیار کیا جائے۔ بنی نوع انسان کی خدمت کی جائے اور محض اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے دکھوں میں مبتلا ہیں ان کے دکھوں کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خدا تعالیٰ کو سب دنیا سے زیادہ پیارے تھے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے پیار کرتے تھے اور جیسی انسانوں کی خدمت آپ نے کی کبھی کسی انسان کو نہ نصیب ہوئی، نہ ہو گی۔ جسمانی لحاظ سے بھی اور روحانی لحاظ سے بھی آپؐ تمام انسانوں کے لئے نجات دہندہ تھے۔ یتیموں کے والی اور بیوگان کا سہارا بنے بے کسوں اور بے چاروں کے دکھوں کا چارا بنے۔ وہ لوگ جو کفر اور شرک کی تاریکیوں میں بھٹک رہے تھے ان کے لئے روشنی کا مینار بن کر انہیں راہ دکھائی اور انسانوں کو روحانی ہلاکت سے بچنے کی سیدھی راہ دکھائی۔ پس آپ بھی اگر اللہ تعالیٰ کے بندوں کی جسمانی اور روحانی خدمت کریں گے تو اس کے فرشتے آپ کی خدمت پر مقرر ہو جائیں گے اور اگر آپ اس کے بندوں کے

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی

ایک مربی علالت کے باعث گولڈ کوسٹ (حال غانا) سے واپس پاکستان آ رہے تھے۔ اور ان کو صحرا کے راستے واپس آنا تھا۔ انہوں نے نائیجیریا میں چند روز قیام کے دوران مجھے بتایا کہ گولڈ کوسٹ سے روانگی سے قبل مولوی نذیر احمد علی صاحب نے مجھے مشورہ دیا تھا کہ چونکہ علالت کے پیش نظر اور یوں بھی صحرائی سفر خطرناک ہونے کی وجہ سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کس قسم کے حالات پیش آئیں۔ اور زندہ و سلامت منزل مقصود تک پہنچنا نصیب ہو یا نہ ہو۔ اس لئے آپ احمدی نوجوانوں کے نام ایک پیغام تحریر کر کے اپنے صندوق میں رکھیں۔ تاکہ اگر خدانخواستہ راستہ میں کوئی حادثہ پیش آ جائے تو آپ کے پیغام سے متاثر ہو کر جماعت کے نوجوان کثیر تعداد میں دین کی راہ میں قربانی کے لئے آگے آ جائیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس بظاہر معمولی سی بات کے پس پردہ ایک ایسی ہستی کا دھڑکتا ہوا دل پوشیدہ تھا۔ جو خدمت دین کے لئے نہ صرف اپنی جان پیش کر دینے کا متمنی تھا بلکہ جس کی سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ دعوت الی اللہ کے کام کو ایک ختم نہ ہونے والا تسلسل حاصل رہے۔ اور ہر نیا دن جماعت کے نوجوانوں میں پہلے سے زیادہ جذبۂ خدمت کا ثبوت مہیا کرے۔ نوجوان مربیان کو بعض اوقات آپ کی ہم قدمی میں گھبراہٹ پیدا ہوا کرتی تھی اور اپنی درماندگی کا احساس ہونے لگتا تھا۔ اور میں تو اکثر کہا کرتا تھا کہ اگر واقعی ہمارے دلوں میں درماندگی کا احساس پیدا ہوتا ہے تو ہمیں اپنے ایمانوں کو اور مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔

سب سے پہلے مجھے آپ کی عظیم شخصیت کا اس وقت احساس ہوا۔ جب آپ غانا سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ تو حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) نے مجلس عرفان میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا "ہمارا شکاری آ رہا ہے" اس ایک لفظ شکاری میں آپ کا جذبہ دعوت الی اللہ، طریق دعوت الی اللہ اور آپ کی ہمت اس طرح منعکس تھیں کہ حضرت اقدس کی یہ بات سننے والوں نے آپ پر رشک کی نظریں ڈالیں۔ اور ایک دفعہ تو یہ محسوس کیا کہ کاش یہ لفظ ہمارے لئے استعمال ہوتا۔

اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد خاکسار کو حضرت اقدس نے نائیجیریا کے لئے متعین فرمایا۔ اور خاکسار تین اور ساتھیوں کی معیت میں عراق، فلسطین اور مصر و سوڈان سے ہوتا ہوا اور صحرائی راستے کو عبور کرتا ہوا نائیجیریا پہنچ گیا۔ ہم میں سے بعض کا خیال تھا کہ یہ سفر بہت مشکل ہے اس لئے حضرت اقدس کی خدمت میں گذارش کی جائے کہ اس راستے سے مربیان کو نہ بھیجا جائے۔ اور بعض کا خیال تھا کہ مولوی نذیر احمد علی صاحب نے یہ راستہ تجویز کر کے دعوت الی اللہ کے نئے راستے کھول دیئے ہیں۔ اس لئے راستے مشکل ہونے کے باوجود اس سے فائدہ ضرور اٹھانا چاہئے۔

جب خود انہوں نے اس راستے سے سفر کیا تھا تو وہ احمدیت کا بیج اس طرح بوتے چلے گئے تھے کہ اس کے نشان مٹائے مٹ نہیں سکتے ہیں ہر قدم پر ایسے مقامی لوگ ملے جو ایک پتلے دُبلے۔ لمبے سے آدمی "یعنی مولوی نذیر احمد علی صاحب سے بیحد متاثر تھے۔ دلوں میں آپ کی یاد تھی اور زبانوں پر ان کے تذکرے تھے۔

بعض مقامات پر ہماری خاطر مدارت محض اس لئے ہوئی کہ ہم آپ کے دوستوں کے مہمان تھے سفر کے قلیل سے عرصہ میں یہ تاثر چھوڑنا دعوت الی اللہ کے بے پناہ جذبہ ہی کا نتیجہ تھا اور اس بات سے کسے انکار ہو سکتا ہے کہ آپ کے دل میں دعوت الی اللہ کا ایک بے پناہ جذبہ موجزن تھا اور اسی جذبہ سے آپ کی زندگی عبارت تھی۔

مجھے اگرچہ آپ کے قریب رہ کر کام کرنے کا موقعہ تو نہیں ملا۔ لیکن کچھ فاصلے سے آپ کے ماتحت رہ کر میں نے کام کیا ہے۔ ۱۹۴۶ء میں حضرت فضل عمر نے سارے مغربی افریقہ کو ایک یونٹ بنا کر آپ کو اس کا رئیس دعوت الی اللہ مقرر فرمایا۔ لیکن چونکہ حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب آپ سے بہت سینئر تھے۔ اس لئے حضور نے فیصلہ فرمایا کہ جب تک حکیم صاحب نائیجیریا میں رہیں۔ نائیجیریا کا نظام مغربی افریقہ کی ریاست دعوت الی اللہ سے الگ رہے۔ ہاں ان کی واپسی کے بعد نائیجیریا بھی آپ کی ریاست میں شامل کر دیا جائے۔ چنانچہ اکتوبر ۱۹۴۷ء میں حضرت حکیم صاحب کی واپسی پر نائیجیریا سے آپ کا تعلق قائم ہو گیا۔ اور اس طرح مجھے آپ کے ماتحت رہ کر کام کرنے کا موقعہ ملا۔

اگرچہ ہمارے اس باہمی تعلق کا عرصہ قلیل تھا لیکن آپ نے مجھ پر اپنی بعض باتوں کا اتنا گہرا اثر چھوڑا کہ ان میں سے بعض باتیں تو میری زندگی کا جزو بن گئیں۔ ان میں سے ایک بات تو افریقنوں سے محبت تھی۔ یہ کہنا کسی طرح بھی مبالغہ نہ ہو گا کہ آپ کو افریقنوں سے بے پناہ محبت تھی اور آپ اس محبت کا دل کھول کر مظاہرہ کرتے تھے۔

لیگوس (نائیجیریا) تشریف لائے تو میں نے دیکھا کہ آپ افریقنوں سے اس طرح بغلگیر ہو کر ملتے تھے کہ گویا آپ کے بہت ہی قریبی عزیز دیر سے بچھڑے ہوئے اب آپ کو اچانک مل گئے ہیں۔ اس بغلگیری میں آپ کو تو لطف آتا ہی تھا لیکن افریقنوں کو نہ صرف لطف آتا تھا بلکہ ان کی روحانی پیاس بھی بجھتی تھی۔ ان میں سے بعض تو یہ یقین کرنا ہی مشکل جانتے تھے کہ ایک پاکستانی ان سے بغلگیر ہو رہا ہے۔ آپ کی اس محبت کا نتیجہ ہے کہ وہاں کے لوگ آپ سے والہانہ محبت کرتے ہیں۔ اور آپ کی یاد افریقنوں کے دلوں میں ہمیشہ تازہ رہتی ہے۔

ایک دفعہ احباب جماعت سے اثنائے گفتگو میں میں نے پوچھا کہ آپ کے خیال میں مربی کیسے ہونے چاہئیں۔ تو ایک نے بے ساختہ کہہ دیا "مولوی نذیر احمد علی جیسے" اور اس میں کیا شک ہے کہ جہاں تک دعوت الی اللہ کا تعلق ہے آپ ایک مثالی داعی الی اللہ تھے۔ چونکہ بعض دوسرے احباب نے آپ کے طریق دعوت الی اللہ کے متعلق بہت وضاحت سے لکھ دیا ہے۔ اس لئے میں اس بات کو یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں سمجھتا اور صرف ایسی باتیں لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں جنہوں نے ذاتی طور پر مجھ پر ایک گہرا اثر چھوڑا ہے۔

آپ ان تھک کام کرنے والوں میں سے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ اپنے ارد گرد کے تمام احباب کو ہر وقت کام ہی کرتے دیکھیں

ایک دفعہ ایک مربی کی ڈائری پڑھ کر آپ کو احساس ہوا کہ ضرورت سے کم کام کیا گیا ہے۔ چنانچہ آپ نے ایک پروگرام بنا کر واپسی ڈاک سے مجھے ارسال کر دیا کہ ان مربی صاحب سے اس پر عمل کروایا جائے۔ یہ پروگرام تہجد سے لے کر رات کے نو دس بجے تک کے لئے تھا۔ اور اس دوران میں ورزش نمازیں۔ تلاوت قرآن کریم۔ ناشتہ اور کھانا کام اور آرام وغیرہ ہر قسم کی باتیں درج تھیں۔ اس پروگرام کو دیکھ کر مجھے اس بات کا شدید احساس ہوا۔ کہ آپ کو نہ صرف کام کی فکر تھی بلکہ کام کرنے والوں کی صحت کا بھی از حد خیال تھا۔

اپنے ماتحتوں کی عزت افزائی اور ان کے کام کو زیادہ سے زیادہ اچھا رنگ دے کر اجاگر کرنے کی آپ کو ہمیشہ فکر رہتی تھی۔ اس سلسلہ میں آپ نے مجھے بھی اس بات کی طرف توجہ دلائی تھی کہ میں اپنے ساتھیوں سے مضامین لکھوا کر ان کی درستی کر کے اخبارات میں شائع کروا دیا کروں۔ آپ کی اس خواہش کے پیچھے یہ جذبہ کارفرما تھا کہ ہمیشہ اپنے جانشین پیدا کرنے کی فکر میں رہنا چاہئے۔ آخر انسانی زندگی کا کیا بھروسہ ہے۔ کون جانتا ہے کب پیغام اجل آ جائے۔ لیکن ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ کسی ایک آدمی کے چلے جانے سے کام کے میدان میں خلا پیدا ہو جائے

جب میں نے حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کی وفات پر ایک پمفلٹ شائع کیا تو آپ نے ایک نہایت ہی پیارا دیباچہ لکھا جس میں حضرت نیر صاحب کی بعض نمایاں خوبیوں کا ذکر کر کے اس بات کی خواہش کی کہ ہمیں بھی وہ خوبیاں اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں اور ان خوبیوں کو ایک دائمی تسلسل حاصل ہو جانا چاہئے۔

آپ کی خاص خاص خوبیوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ آپ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں جماعت پر کم سے کم بوجھ ڈالنا چاہتے تھے اور اپنے ساتھ کام کرنے والے مربیان کو ہمیشہ اس بات کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ نائیجیریا مشن کو کچھ مالی مشکلات پیش آئیں تو آپ نے جو اس وقت ہمارے رئیس دعوت الی اللہ تھے۔ مجھے لکھا کہ میں اپنے ساتھ کام کرنے والے مربیان سے کہوں کہ وہ پھیری لگا کر کپڑا بیچ لیا کریں اور میں خود لیگوس میں ایک دو ٹیوشنیں لے لوں تاکہ اس آمد سے ہم اپنا خرچ بھی برداشت کر سکیں اور مشن کی مزید مدد بھی کر سکیں۔ اگرچہ حالات جلد ہی بدل گئے اور مشن کو مالی آسانی میسر آ گئی۔ لیکن آپ کی یہ نصیحت دل پر ایک نقش چھوڑ گئی۔

ہر شخص کی زندگی کے مختلف پہلو ہوتے ہیں۔ کسی ایک پہلو کے اظہار کا مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ لکھنے والے نے اسے ایک خاص زاویہ سے دیکھا ہے۔ ممکن ہے کسی اور زاویہ سے دیکھنے والے کے تاثرات مختلف ہوں۔ بلکہ یقیناً مختلف ہی ہونے چاہئیں۔ لیکن جہاں تک آپ کی دعوت الی اللہ زندگی کا سوال ہے میں سمجھتا ہوں اس کو صرف ایک ہی زاویہ سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اور اس زاویہ سے آپ جس قدر زیادہ دیکھیں اور غور کریں اس کا اتنا ہی زیادہ حسن نکھرتا چلا جائے گا۔

اس مرد مجاہد نے میدان جہاد میں جان دینے کی خواہش کو پہلو میں چھپا کر دین کی خدمت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی ذرہ نوازی نے اس خواہش کو نوازا اور آپ کو میدان جہاد ہی میں جان جان آفرین کے سپرد کرنے کی سعادت عطا کر دی۔ آپ سیرالیون میں وفات پا کر وہیں بو (BO) شہر میں دفن ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے درجات کو بلند کرتا رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ______ نون سین

صحائف قمران

انگلستان کے مؤقر روزنامہ دی ٹائمز کی ۲۴ جون ۱۹۹۱ء کی اشاعت میں جارج ہل کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں بحر مردار میں پائے جانے والے صحائف کا ذکر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان صحائف کے متعلق خاصی بحث تمحیص ہوتی رہی ہے لیکن اب ایسی بحث کی بعض بدروحوں کو آکسفورڈ یونیورسٹی میں ختم کر دیا جائے گا۔ اپنے مضمون میں ان کا کہنا ہے کہ آج سے دو ہزار سال قبل انجانے ہاتھوں نے بعض نہایت قیمتی مذہبی دستاویزات صحرا کے غاروں میں (قمران کے مقام پر) چھپائی تھیں۔ قمران بحر مردار کے قریب ہے مقصد یہ تھا کہ ان دستاویزات کو سیاسی اور مذہبی برے ماحول کے آپس میں مناقشات سے بچایا جا سکے۔ آج سے ۴۰ سال قبل بحر مردار کے صحائف کا پتہ چلا تھا اور یہ پھر ویسی ہی دنیا میں (جس سے انہیں بچانے کی خواہش کی گئی تھی) نمودار ہوئے۔ بڑے بڑے عالموں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ ان دستاویزات کے ذریعے ان حالات کا پتہ چل سکے گا جس میں ان کے یسوع مسیح نے زندگی گذار دی۔ ان کے علاوہ جتنی دیگر یہودیوں کی یا عیسائیوں کی دستاویزات ہیں وہ ان سے کئی سو سال بعد کی ہیں۔ یہ دستاویزات بالکل محفوظ ملی ہیں۔ جو لوگ ایک دستاویز کو نقل کر کے متعدد کاپیاں بناتے تھے یا تاریخ کو دوبارہ تحریر کرتے تھے ان کی دست برد سے یہ دستاویزات بالکل محفوظ رہی ہیں لیکن جب سے ان کا پتہ چلا ہے۔ عالموں کی آپس میں چپقلش کی وجہ سے اور سیاسی حریفوں کے نظریات کے پیش نظر بلکہ ان لوگوں کی وجہ سے جو روپیہ کمانے میں مصروف رہتے ہیں یہ دستاویزات ایک لحاظ سے مشکلات میں سے گذرتی رہی ہیں۔ جنگ کی وجہ سے ان پر زیادہ کام نہ کیا جا سکا کیونکہ ان کے بہت سے حصے ان جگہوں سے اٹھا کر جہاں وہ ملے تھے دوسری جگہوں پر رکھنے پڑے۔ یہ ایک بہت بڑا خزانہ ہے جس کا اب بھی ½ غیر شائع شدہ ہے۔ اور اس کی وجہ سے یہ الزام بھی لگایا جاتا ہے کہ خوف کی وجہ یا عیسائیوں کے تسلط کی وجہ سے اس میں تبدیلیاں کی جا سکتی ہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ ان کے عقائد کے متعلق کوئی نئی باتیں سامنے لانے کا باعث ہوں۔

یہ مضمون جون میں لکھا گیا تھا اور اس میں کہا گیا تھا کہ اگلے مہینے یعنی جولائی میں برطانیہ ان صحائف پر تحقیقات کا ایک عالمی مرکز بن جائے گا۔ آکسفورڈ میں اس کے لئے جگہ متعین کر دی گئی ہے اور محققین کا خیال ہے کہ یہاں جو تحقیق ہوگی اس کا تناظر خاصا وسیع ہوگا۔ یہاں یہودی طلبا جو گریجوایشن کر چکے ہیں اور جن کے آکسفورڈ یونیورسٹی کے ساتھ قریبی تعلقات ہیں ان کا کہنا ہے کہ ان ہزاروں صحائف کے لئے غالباً دنیا میں ایک یہی جگہ ہوگی جہاں پر اتنی تعداد میں یہ صحائف ملیں گے مضمون نگار کا کہنا ہے کہ ان تمام باتوں کے باوجود شک و شبہ کی گنجائش موجود ہے اور اس میں آپس میں حسد بھی کام کرتا دکھائی دیتا ہے کیونکہ بعض صحائف بعض محققین سے چھپائے جائیں گے۔ آکسفورڈ یونیورسٹی میں جہاں یہ صحائف رکھے جائیں گے۔ اس کا نام قمران کمرہ رکھا گیا ہے۔ یہ بات ہمیشہ زیر بحث رہی ہے کہ ان صحائف کی اصل تاریخ کیا ہے یعنی یہ کس وقت لکھے گئے تھے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ان کے لکھے جانے کی تاریخ کی طرف پوری طرح توجہ ہی نہیں دی گئی۔ اس خطرے کے پیش نظر کہ تاریخ معلوم ہو جانا یسوع مسیح اور ان کی تعلیمات پر اثر انداز نہ ہو۔ ڈاکٹر رابرٹ آئزن مین (EISEN MAN) جنہوں نے ان صحائف کو وسیع تر تناظر میں لانے کے لئے خاصی کوششیں کی ہیں، کا خیال ہے کہ ان پر کنٹرول حاصل کرنے کی یہ بھی وجہ ہے کہ عیسائیت کے آغاز کے متعلق خیالات پر کنٹرول کیا جائے۔ ڈاکٹر آئزن مین کے خیال میں یہ یسوع مسیح کے بھائی جیمز اور پولوس کے درمیان ایک جھگڑے کا نقشہ بھی پیش کر سکتے ہیں اور جیسا کہ صاف ظاہر ہے۔ پولوس نے یہ جنگ جیت لی مضمون نگار کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر آئزن مین کا دعویٰ صرف اس طرح درست ثابت ہو سکتا ہے کہ ان صحائف کو یسوع مسیح کے وقت کے صحائف بتایا جا سکے۔ حالانکہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ اس سے بھی دو سو سال پہلے کے صحائف ہیں۔ یہ باتیں معلوم کرنے کا جو موجودہ طریق ہے۔ جسے کاربن ۱۴ ٹیکنیک کہا جاتا ہے اس کے ذریعے تاریخ معلوم کی جا سکے گی۔ پروفیسر ورمس VERMES اس بات پر زور دیتے ہیں کہ جو لوگ ان صحائف کو پہلے مرتب کرنے والے تھے ان کے ریٹائر ہو جانے کے بعد فضا بہت حد تک بدل چکی ہے۔ وہ اس بات کی امید کرتے ہیں کہ اب آکسفورڈ سیکٹر میں ان صحائف کو دیکھنے کے لئے محقق دور دور سے آئیں گے اور ان پر لیکچر بھی دیں گے اور وہ صحائف جو ابھی تک شائع نہیں ہوئے۔ ان کے متعلق بحث و تمحیص بھی ہوگی۔ اگرچہ یہ بات بھی درست ہے کہ ان صحائف کو دیکھنے کے لئے اجازت کی ضرورت ہوگی اور اس بات کا امکان ہے کہ جو لوگ کوئی خاص نظریہ رکھتے ہوں انہیں زیادہ موقعہ فراہم نہ کیا جائے۔ جو نوجوان محقق ہیں انہیں اس بات سے پوری تسلی نہیں ہوگی۔ کیونکہ انہوں نے سالہا سال انتظار کیا ہے کہ وہ ان صحائف کا معائنہ کر سکیں تاکہ جو نتائج پہلے سامنے آ چکے ہیں ان کے متعلق یقین سے کچھ کہا جائے۔ ان میں سے ایک کا کہنا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ ان صحائف کو دیکھ کر کہا جا سکے کہ آج تک میں نے جو لکھا ہے وہ سب بے سود تھا اور حقیقت یہ ہے کہ یہ بے صبری اور یہ شکوک اس وقت تک دور نہیں ہو سکتے جب تک یہ تمام صحائف لوگوں کی نظروں میں آ نہیں جاتے جیسا کہ شروع میں کہا گیا ہے۔ جارج ہل مضمون نگار ہیں اور لندن کے موقر جریدہ دی ٹائمز کے ۲۴ جون ۱۹۹۱ء کے شمارے میں یہ مضمون شائع ہوا ہے اور ہم یہ بتا دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ہمیں یہ تراشہ مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ نے بھیجا ہے ہم ان کے شکر گذار ہیں۔

کریبیا میں پھانسی

آج سے ۸ سال قبل کریبین وزیر اعظم بشپ کو قتل کر دیا گیا تھا۔ قتل کے الزام میں ۱۴ افراد پر مقدمہ چل رہا تھا اور حال ہی میں ان کی آخری اپیل بھی مسترد کر دی گئی ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ ان چودہ افراد کو چند دنوں میں ہی تختہ دار پر لٹکا دیا جائے گا۔ اگرچہ دفاع کرنے والے وکلاء کا یہ خیال ہے کہ وہ کریبین جزیروں سے نکل کر لندن کی پریوی کونسل میں اپیل کرنے کا حق رکھتے ہیں کیونکہ یہ عدالت مشرقی کریبین ریاستوں کی تنظیم کے لئے سب سے بالا عدالت مانی جاتی ہے لیکن شاید ان کا یہ خیال درست نہ ہو۔ کیونکہ کریبین جزائر کی اعلیٰ عدالت نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ وہ اب کہیں اپیل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ گرینیڈا نے اپنے آپ کو اس سسٹم سے الگ کر لیا ہے جس میں پریوی کونسل کو بالادستی حاصل تھی۔ وکلاء جس بات پر زیادہ زور دے رہے تھے اور خاص طور پر ۱۹۸۷ء کے بعد جب کہ سزا برقرار رکھی گئی تھی کہ مشرقی کریبین اپیل کورٹ میں اپیل سنی جانی چاہیے بجائے اس کے کہ جزیرے کی اپنی اپیل کورٹ میں یہ اپیل سنی جائے وہ کہتے ہیں کہ سزا کے لئے مستقل طور پر سٹے آرڈر مل جائے۔ لیکن تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ اب جو فیصلہ ہوا ہے وہ ان لوگوں کو تختہ دار پر لٹکانے کی راہ میں سب رکاوٹیں دور کر چکا ہے۔ اور حکومت نے بھی اپنے عندیہ کا اظہار کیا ہے کہ وہ بھی یہی چاہتے ہیں کہ سزا برقرار رکھی جائے اور ان لوگوں کو تختہ دار پر ضرور لٹکایا جائے۔ جب مسٹر بشپ کو قتل کیا گیا تو ان کے ساتھ نو ۹ اور افراد بھی مارے گئے تھے۔ یہ ۱۹۸۳ء کی بات ہے۔ جب کو مختصر عرصے کے لئے کو کامیاب ہوا تھا۔ جن لوگوں کو پھانسی دی جائے گی ان میں سابق ڈپٹی پرائم منسٹر اور ان کی بیوی شامل ہیں۔

حسین محمد ارشاد

حسین محمد ارشاد سابق صدر بنگلہ دیش کو اب ایک کرپشن کے کیس میں عدالت میں پیش ہونا پڑتا ہے۔ گزشتہ بار جب وہ عدالت میں گئے تو انہوں نے کہا کہ حکام ان سے ایسا سلوک کر رہے ہیں کہ بالآخر انہیں خودکشی کرنی پڑے گی۔ وہ انہیں قید تنہائی میں رکھتے ہیں اور جو آسانیاں آسائشیں انہیں ملنی چاہئیں وہ انہیں نہیں دی جا رہیں۔ ارشاد جنہوں نے نو ۹، سال تک سخت گیر حکومت کی ہے کو دس سال قید با مشقت کی سزا اس لئے دی گئی تھی کہ ان کے پاس لائسنس کے بغیر اسلحہ موجود تھا۔ انہوں نے عدالت کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ یہ بیان ایک پٹیشن کی صورت میں تھا۔ کہ میں عدالت میں حاضر نہیں ہوں گا آپ مجھے اسی کی سزا دے سکتے ہیں ان کی پٹیشن کا مقصد یہ تھا کہ ان کو جو آسائشیں میسر تھیں وہ دوبارہ بحال کی جائیں۔ ان پر اب یہ بھی الزام لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے جیل سے کئی چیک دیئے ہیں۔ جس کے جواب میں ارشاد نے کہا کہ میں کوئی رکشا پلر نہیں ہوں کہ مجھے کوئی جانتا نہ ہو میرے پاس میرا اکاؤنٹ روپالی بنک میں ہے اور اس کے علاوہ اور کہیں نہیں۔

ڈھاکہ سنٹرل جیل کے حکام نے سابق صدر سے ملاقات پر پابندی لگا دی ہے۔ اور بعض دوسری آسائشیں بھی ۲۲ جولائی سے ختم کر دی ہیں کیونکہ ان کے خیال میں سابق صدر ڈسپلن کی خلاف ورزی کرتے تھے اٹارنی جنرل امین الحق نے عدالت کو یہ بھی بتایا کہ سابق صدر نے جیل سے متعدد خفیہ خطوط باہر بھیجے ہیں۔ اور اسی طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بارہ پیک جن کی مالیت اڑتالیس لاکھ ٹکہ تھی۔ اور یہ وہ ہیں جو حکام کے ہاتھ لگ گئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جیل میں بھی ان کے پاس خاصی بڑی رقم موجود تھی۔ چونکہ وہ غیر قانونی کام کرتے تھے اس لئے ان کے آدمیوں کو یہ خوف محسوس ہوا کہ سابق صدر موجودہ حکومت کو غیر مستحکم کرنا چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ سابق صدر نے بڑے جذباتی خط لکھے ہیں اور بڑی ناخوشگوار باتیں کرنے کے لئے کہا ہے میں عدالت کے سامنے کئی اہم مقدمات میں پیش ہوا ہوں جس میں اگرتلہ سازش کیس بھی تھا لیکن کبھی ایسا نہیں دیکھا گیا۔ کہ کوئی ملزم ان کی یعنی سابق صدر کی طرح کرتا ہو۔ انہوں نے کہا کہ پابندیاں تو بے شک لگائی گئی ہیں اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ اچھی بات تو نہیں ہے لیکن ضروری ہے۔ میں جیل کی انتظامیہ کی باتوں میں دخل نہیں دے سکتا۔ خاص طور پر ایسی باتیں جن کا تعلق حفاظتی اقدامات سے ہو۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس بات کی کوشش تو ضرور کریں گے کہ ان کا وکیل ہفتے میں ایک دفعہ اپنے موکل سے مل سکے۔ جہاں تک قید تنہائی کا تعلق ہے۔ بتایا گیا کہ انہیں جیل کا ایک ساتھی دیا گیا ہے۔ جو صبح سات بجے سے شام کے چھ بجے تک ان کے ساتھ رہتا ہے۔ جیل کی انتظامیہ انہیں ان کے اپنے سٹیٹس کا ساتھی نہیں دے سکتی۔ سابق صدر کے وکیل نے جو پٹیشن پیش کی تھی اس کا مقصد یہ تھا کہ کیس کے متعلق باقاعدگی کے ساتھ اپنے موکل سے مل سکیں اور ملاقاتیوں کو بھی وہاں آنے کی اجازت ہو۔ جن میں ان کی بیگم اور بچے شامل ہیں۔ اسی طرح انہیں اخبارات اور میگزین بھی ملنے چاہئیں۔ جیل کا ایک ساتھی تو ہر حال ہونا ہی چاہیئے۔

اسرائیل کی ہٹ دھرمی

سب نیوز ایجنسی نے بتایا ہے کہ صدر یاسر عرفات کے خیال میں امریکہ نے جو مشرق وسطیٰ کے لئے امن سکیم تیار کی ہے وہ کسی طرح بھی ان کے معیار پر پوری نہیں اترتی۔ یمن میں ایک بیان دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس تجویز کے دو نتائج نکل سکتے ہیں۔ جو پہلو بہ پہلو سامنے آتے ہیں ایک تو یہ کہ زیادہ سے زیادہ عرب اور اسرائیل کے تعلقات کو معمول پر لایا جاسکے گا اور دوسرے یہ کہ فلسطینیوں کو انتظامی آزادی مل سکے گی۔

یاسر عرفات نے امریکہ کی انتظامیہ پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اسرائیل کی شرائط دباؤ میں آگئے ہیں اور اسرائیل کے دباؤ میں آنے کا مطلب یہ ہے کہ فلسطینیوں کو پورے حقوق کسی صورت میں بھی نہیں مل سکتے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسرائیل ہر ممکن کوشش کر رہا ہے کہ یروشلم کو پوری طرح سے یہودی علاقہ بنالے اور ان کے لئے خاص طور پر ایسے یہودیوں کے لئے جو سوویٹ یونین سے حبشہ سے اور مشرقی یورپ سے اسرائیل آرہے ہیں۔ نئی آبادیاں تعمیر کریں اسرائیل کی یہ بھی خواہش ہے کہ وہ امن گفت و شنید سے تنظیم آزادی فلسطین کے نمائندوں کو شرکت کرنے سے روک دے اور ان کو بھی جو مقبوضہ یروشلم میں رہائش پذیر ہیں۔ بہر حال یروشلم کو اسرائیل اپنا ابدی دارالخلافہ کہتا ہے اسرائیل اور فلسطینی یہ تو کہتے ہیں کہ ہم عالمی امن کانفرنس میں شرکت کریں گے لیکن اس کے لئے سب سے بڑی شرط یہ ہے کہ فلسطینیوں کی نمائندگی یاسر عرفات کے ساتھی کریں گے اور یہی وہ بات ہے جس پر یہ سکیم آگے نہیں بڑھ رہی۔

احتیاط کیجئے

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ جو چیز جتنی زیادہ مفید ہے۔ اگر اس کا غلط استعمال کر لیا جائے تو اتنی ہی زیادہ وہ نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ جن گھروں میں سوئی گیس استعمال ہوتی ہے انہیں اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑتا ہے کہ وہ لیک نہ کرتی ہو۔ اگر خدانخواستہ چولہا لیک کرتا ہو تو وہی گیس جو ہمارے لئے کھانا تیار کرتی ہے۔ وہ ہمارے لئے انتہائی مضر ثابت ہو سکتی ہے کیونکہ ادھر دیا سلائی جلائی اور ادھر سارے ماحول میں آگ پھیل گئی یعنی وہ سوئی گیس جسے صحیح طریق پر استعمال کرنے سے ہم اپنے لئے کھانا پکاتے ہیں اسی کا اگر غلط استعمال یوں ہو جائے کہ چولہا اگر کبھی کھلا رہ جائے اور اس کی گیس لیک کرتی رہے جس کا بعض اوقات پتہ بھی نہیں چلتا اور انجانے میں انسان چولہے کو پھر سے جلانے لگے تو اس کے گرد جو پھیلی ہوئی گیس ہوگی اسے آگ لگنے سے خطرہ تو ضرور ہوگا۔ اور جب کبھی کہیں کوئی واقعہ ہوتا ہے۔ ایسی باتیں خاص طور پر سامنے آتی ہیں اور احتیاط کا پہلو پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے کہتے ہیں کہ تائیوان میں ایک جگہ سے گیس لیک ہوئی جس کے نتیجے میں ۶۰۰ افراد کے سینے میں درد شروع ہو گیا اور انہیں قے آنی شروع ہو گئی۔ اگرچہ ان میں سے اکثر کو ہسپتال میں تھوڑا ہی وقت رہنا پڑا لیکن بہر حال یہ تو ہوا کہ ان سب کو اس مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک درجن کے قریب لوگوں کو ہسپتال میں زیادہ دیر رکھ کر علاج کرانے کی ضرورت پیش آئی۔ یہ جو گیس لیک ہوئی تھی یہ سلفر ڈائی آکسائیڈ گیس تھی اور ایک کمپنی جسے کاؤسی انگ - KOAH SI-UNG امونیم سلفیٹ کمپنی کہتے ہیں سے لیک ہوئی تھی اور یہ بھی پتہ چلا ہے کہ یہاں سے یہ گیس دوسری دفعہ لیک ہوئی ہے۔ ہم سب کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اگر ہم کوئی گیس استعمال کر رہے ہیں اور وہ کسی نہ کسی رنگ میں نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ تو ہر ممکن کوشش کی جائے کہ اس کے نقصان کا پہلو سامنے نہ آئے۔ اسی طرح واپڈا آج کل اس بات پر زور دے رہی ہے کہ بارشوں میں خاص طور پر بجلی کے آلات نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ بعض اوقات بجلی دیواروں میں بھی آجاتی ہے اور فرش میں بھی۔ ان کا کہنا ہے کہ عام طور پر تھری پن پلگ لگانے چاہئیں۔ بجلی کو ارتھ کرنا چاہیئے۔ اور استعمال کرتے وقت کسی بجلی کی چیز کو ایسی جگہ پر ہاتھ نہیں لگانا چاہیئے۔ جہاں لوہا ہو۔ وہ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ کپڑے سکھانے کے لئے بھی لوہے کی تاریں نہیں ہونی چاہئیں۔ کیونکہ بعض اوقات ان میں بھی بجلی سرائت کر جاتی ہے۔ بہر حال احتیاط انسان کا فرض ہے۔ ہم سب کو ایسے معاملات پر پوری پوری احتیاط کرنی چاہیئے۔

یاد رفتگاں

مکرم مبارک علی خانصاحب

نیاز بیگم

مکرم مبارک علی خاں صاحب مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۵۲ء کو چنیوٹ کے ایک نہایت ہی مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد محترم کا نام چوہدری احمد علی خاں امجد تھا آپ چونکہ ایک دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے تھے۔ اس لئے اپنے والدین کی خواہش پر آپ نے اپنی تعلیم کا آغاز اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن مجید سے کیا۔ اور صرف ۸ سال کی عمر میں نہ صرف قرآن کریم پڑھنا سیکھ لیا بلکہ قرآن پاک حفظ کر لیا۔ اس کے بعد آپ نے ۱۹۶۵ء میں گورنمنٹ پرائمری سکول چنیوٹ سے پنجم کا امتحان اعلیٰ نمبروں میں پاس کر لیا۔ ۱۹۷۰ء میں گورنمنٹ ہائی سکول چنیوٹ سے میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن نمبروں میں پاس کر لیا۔ بعد ازاں ۱۹۷۲ء اور ۱۹۷۴ء میں بالترتیب ایف اے اور بی اے گورنمنٹ کالج ربوہ سے کیا۔ اور پہلی پوزیشن حاصل کر کے گولڈ میڈل حاصل کیا۔ گورنمنٹ ایلیمنٹری کالج فیصل سے بی ایڈ کرنے کے بعد ۱۹۷۸ء میں پروجیکٹ ہائی سکول تربیلا میں بطور استاد مقرر ہو کر آنے والی نسلوں کی بہتر تعلیم و تربیت میں مصروف ہو گئے۔ آپ کی باقاعدہ تعلیم کا آخری مرحلہ اس وقت مکمل ہوا۔ جب آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات کا امتحان امتیازی نمبروں میں پاس کر لیا۔

آپ بچپن ہی سے عام بچوں کی طرح اپنا قیمتی وقت کھیل کود میں اور دیگر کاموں میں بے مقصد صرف کرنے کی بجائے اپنی تعلیم پر صرف کرتے۔ آپ کا دل ہر وقت اللہ جل مجدہ کی طرف متوجہ رہتا۔ اور اپنے فارغ اوقات میں دینی کتب کا کثرت سے مطالعہ کرتے۔ جب ان کی عمر ابھی کم و بیش ۱۰ سال تھی۔ تو اپنے گھر کے باہر اپنے ہم عمر چھوٹے بچوں کو اکٹھا کر کے انہیں [illegible] سناتے اور انہیں نماز پڑھنے کی ترغیب دیتے۔

مکرم مبارک علی خان ایک بلند پایہ سیرت و کردار کے حامل شخص تھے۔ آپ انتہائی ملنسار خوش اخلاق، والدین کے انتہائی فرمانبردار صوم و صلوٰۃ کے پابند عزیز و اقارب سے نہایت محبت اور عجز و انکساری سے ملنے والے ایک عظیم انسان تھے۔ بڑوں سے نہایت عاجزی، وانکساری اور عزت و احترام کے ساتھ ملتے۔ اور چھوٹوں سے نہایت شفقت سے پیش آتے۔ جو شخص ایک مرتبہ آپ سے مل لیتا آپ کے اعلیٰ اخلاق اور پیار بھرے انداز کی وجہ سے ہمیشہ آپ کو یاد رکھتا۔ اور دوبارہ آپ سے ملنے کا متمنی رہتا۔ آپ شرم و حیاء کے پیکر تھے۔

آپ نے ۱۰ سال کی عمر میں ہی رمضان المبارک میں نماز تراویح میں قرآن پاک سنانے کا اعزاز حاصل کیا۔ اور ہر سال تادم وفات رمضان المبارک میں نماز تراویح کے دوران قرآن پاک سناتے۔

۱۹ اپریل ۱۹۸۰ء میں رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں بیوہ ایک بیٹی بہن اور والدہ محترمہ کو چھوڑا ہے

موت جو کہ ایک اٹل حقیقت ہے اور

ارشاد خداوندی کے مطابق ہر جاندار نے اس کا مزا چکھنا ہے۔ ہر انسان نے اس دنیا میں آنے کے بعد ایک مخصوص مدت تک زندگی گذارنے کے بعد بالآخر اپنے مالک حقیقی کی طرف لوٹنا ہے۔ لیکن آپ کی بے وقت موت ان کی والدہ محترمہ کے لئے بالخصوص اور دیگر افراد کے لئے ایک عظیم سانحہ کا درجہ رکھتی ہے۔ ان کی رحلت ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ جسے کسی بھی صورت میں پورا نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ وہ اپنی والدہ محترمہ کے واحد فرزند ارجمند تھے۔ اور اپنی بوڑھی والدہ محترمہ کے بڑھاپے کے واحد اور اکلوتے سہارا تھے۔ لیکن پھر بھی اللہ جل مجدہ کے حکم کے سامنے سب انسان بے کس اور مجبور ہیں۔ اس کے حکم سے کسی کو فرار ممکن نہیں ہے

چنانچہ مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۹۱ء بروز بدھ بمطابق ۹ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ صبح سحری کے بعد ہارٹ اٹیک ہونے کی وجہ سے اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

ان کے جسد خاکی کو تربیلا سے لا کر ربوہ قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ اللہ جل مجدہ آپ پر اپنی رحمتیں نازل کرے۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

دکھوں کو دور کرنے کی کوشش کریں گے تو وہ آپ کے دکھوں کو دور کرے گا۔ حضرت (بانی سلسلہ) کو دیکھیں کہ وہ بچپن ہی سے خدا تعالیٰ کے غریب بندوں سے ایسی محبت کرتے تھے کہ بعض دفعہ اپنا سارا کھانا گھر والوں سے چھپ کر غریبوں میں تقسیم کر دیتے اور خود یا تو چنے کھا کر گذارہ کر لیتے اور یا بھوکے رہتے۔ پھر دیکھو اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں آپ کو کتنا رزق عطا فرمایا کہ آج آپ کے لنگر سے ہر سال لاکھوں انسان سیر ہو کر کھانا کھاتے ہیں۔

پس اے میرے نہایت پیارے بچو! تم اپنے رب سے پیار کرنے کے لئے کسی اور عمر کا انتظار نہ کرو۔ وہ خدا جس نے تمہیں ابھی سے محبت اور پیار کی دولت سے مالا مال کر رکھا ہے تم اس کے حضور آج ہی سے پیار اور محبت کے تحفے بھیجنے شروع کر دو اور اس کے نتیجہ میں اس بے حد احسان کرنے والے خدا کی ہر روز بڑھتی ہوئی محبت اور پیار کے لطف اٹھاؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اسی دنیا بلکہ اسی بچپن میں تمہیں ایک ایسی جنت مل جائے گی جس سے تم پھر کبھی نکالے نہ جاؤ گے۔

جانے سے پہلے ایک درخواست تم سے کرتا ہوں بحیثیت صدر مجلس یہ میری آخری درخواست ہے۔ مان لوگے نا؟ وہ درخواست یہ ہے کہ جب بھی خدا تعالیٰ کے پیار سے تمہارا دل بھرا ہوا ہو میرے حق میں بھی ایک چھوٹی سی دعائے خیر کر دیا کرو تا کہ اللہ تعالیٰ میرا انجام بخیر فرمائے اور ان لوگوں میں داخل فرمائے جن سے وہ راضی اور جو اس سے راضی ہیں۔ خدا حافظ۔

خاکسار مرزا طاہر احمد
۲۳ اخاء ۱۳۴۸ ہش ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۰۱ میں محمد شریف ولد محمد حسین صاحب قوم آرائیں پیشہ تجارت عمر ۶۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راجن پور ضلع راجن پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) مکان بہ رقبہ ۲ مرلہ مالیتی ۴۰,۰۰۰/ روپے (۲) نقد رقم ۲۵,۰۰۰/ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد شریف۔ عنایت آباد کالونی راجن پور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد لطیف سیکرٹری مال راجن پور۔ گواہ شد نمبر ۲ مبارک محمد طاہر عنایت آباد کالونی راجن پور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مکرم چوہدری فضل احمد وقف صاحب (حال مقیم مغربی جرمنی) کی ٹانگ میں شیاٹیکا کی سخت تکلیف ہے۔

○ مکرم شیخ بابر صلاح الدین صاحب کی والدہ صاحبہ اہلیہ شیخ گلزار محمد عرصہ دو ماہ سے بوجہ شوگر۔ بلڈ پریشر۔ دل کے عارضہ کی وجہ سے بہت بیمار چلی آ رہی ہیں۔

○ مکرم عبد اللطیف صاحب مکڑوال ضلع میانوالی کا بیٹا عبد البصیر علیل اور زیر علاج ہے۔ تین ہفتہ تک اپریشن ہوگا۔

احباب ان سب کی شفایابی اور صحت و سلامتی کے لئے دعا کریں

ولادت: مکرم ریاض احمد ڈوگر مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۷ اگست ۹۱ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود جس کا نام محمد ظفر اللہ رکھا گیا ہے۔ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

○ مکرم لیئق احمد خان صاحب آف ہالی وڈ (نارتھ امریکہ) کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی آف لاہور کا نواسہ اور مکرم حفیظ احمد خان صاحب ایڈووکیٹ وہاڑی کا پوتا ہے

○ مکرم نذیر احمد صاحب سیالکوٹی اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مکرم ڈاکٹر مبارک احمد شریف صاحب اور محترمہ ڈاکٹر رشیدہ فوزیہ صاحبہ کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔ ہر دو نصرت جہاں کے تحت تنزانیہ میں خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ بچی کا نام حضور انور نے فائزہ شریف عطا فرمایا ہے۔ بچی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو میں شامل ہے۔

○ محترم ادریس احمد صاحب سوہن سابق قائد باٹاپور۔ لاہور کو مورخہ ۲۳ جولائی ۹۱ء کو خدا تعالیٰ نے دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام "ضوفشاں" عطا فرمایا ہے اور وقف نو کے لئے قبول فرما لیا ہے۔

احباب ان سب کی درازئ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

مسل نمبر ۲۸۱۰۲ میں شبیر حسین ولد فتح محمد صاحب قوم کالس پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت ۱۹۸۵ء ساکن مرزا طاہر P.O خاص ضلع گجرات حال پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۵/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۱۸۷۵/ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ شبیر حسین ولد فتح محمد احمدیہ بیت الذکر کوہاٹ روڈ پشاور کینٹ۔ گواہ شد نمبر ۱ ناصر احمد سیکرٹری مال و نائب امیر مقامی پشاور۔ گواہ شد نمبر ۲۔ حبیب اللہ خان مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۹۲۳۰۔

دعائے نعم البدل: مکرم عبد السلام منور رچنا ٹاؤن شاہدرہ لاہور کا بیٹا ۷ اگست ۱۹۹۱ء کو مردہ حالت میں پیدا ہوا۔ مولود وقف نو میں شامل تھا۔ اور حضور نے اس کا نام عنان احمد عطا فرمایا تھا۔ احباب نعم البدل کے لئے دعا کریں۔

اعلان گمشدگی: خاکسار کی موٹر سائیکل نمبر SGE 3959 کے کاغذات بمع دیگر کاغذات کے گولبازار اور اقصیٰ روڈ کے درمیان گم ہو گئے ہیں۔ کسی صاحب کو ملیں تو پہنچا کر یکصد روپیہ انعام حاصل کریں اور شکریہ کا موقعہ دیں۔

تنویر احمد وڑائچ
معرفت دفتر الفضل ربوہ

○ ایک عدد ۷۸۶ کا چین جس میں ایک موٹر سائیکل کی چابی اور سائیکل کی چابی لگی ہوئی تھی۔ رحمت بازار کی طرف سے براستہ چمن عباس۔ ساہیوال روڈ کی جانب آتے ہوئے راستہ میں کہیں گر گئی ہے۔ جن صاحب کو ملے وہ خاکسار کو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

ملک طاہر محمود
دار العلوم غربی۔ ربوہ

○ ایک عدد چابیوں کا گچھا جس میں گھر کی تمام چابیاں ہیں۔ مورخہ ۱۵ اگست ۹۱ء کو ربوہ ریلوے پلیٹ فارم پر شام کے وقت کہیں گر گیا ہے۔ جس کسی کو ملے نعیم احمد مکان نمبر ۱۶/۲۵ الباسط منزل دار الرحمت شرقی ربوہ کو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھروں میں اخلاقی اور روحانی حسن پیدا کرنے کی کوشش کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"میں بڑوں کو یہ توجہ دلا رہا ہوں کہ اپنے گھروں کی صفائی کریں۔ گھروں میں اخلاقی اور روحانی حسن پیدا کریں۔ اپنے گھروں کی ظلمات دور کر کے انہیں منور بنائیں تاکہ آپ کی آئندہ نسل جو ہے وہ اس نیک اور پاک اور مطہر ماحول میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم کے ساتھ پرورش پاکر وہ بنیں جو اللہ تعالیٰ انہیں بنانا چاہتا ہے انسان زور بازو سے متقی نہیں بن سکتا۔ پرہیزگار نہیں بن سکتا۔ قرآن کریم نے کھول کے یہ بات بیان کی اور دھڑلے کے ساتھ اس کا اعلان کیا اور حکم دیا ہمیں (اپنی جانوں کو پاک مت قرار دو) (النجم آیت: ۳۳) کبھی اپنے آپ کو مطہر نہ سمجھنا (وہ متقیوں کو خوب جانتا ہے) (النجم آیت ۳۳) کیونکہ روحانی پاکیزگی کا تعلق اس بات پر ہے کہ آیا اللہ تعالیٰ نے انسان کی سعی کو قبول کیا اور مشکور ہوئی وہ سعی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلہ میں اپنی محبت اسے عطا کی۔ متقی وہ نہیں جو ظاہر کرتا ہے کہ میرے دل میں خدا کی خشیت ہے اور میں اس کی پناہ لینا چاہتا ہوں۔ متقی وہ ہے جس کے دل میں واقعہ میں خدا کی ایسی خشیت ہے جو خدا کو پسند آئی اور خدا نے اسے اپنی پناہ میں لے لیا۔ اپنے زور بازو سے تو تم خدا کی پناہ میں نہیں آسکتے۔ اپنے فضل سے وہ تمہیں اپنی پناہ میں لے سکتا ہے پس عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے بے انتہا دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس مقام پر کھڑا کرے جس مقام پر ایک احمدی باپ کو اللہ تعالیٰ کھڑا کرنا چاہتا ہے اور آپ کی آئندہ نسلوں کو تاقیامت اللہ تعالیٰ اس بات کی توفیق عطا کرتا رہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عظیم انقلاب۔ انقلاب انسانی زندگی میں ایک ہی ہوا اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا انقلاب ہے (باقی سارے ہنگامے انقلاب نہیں بلکہ اس کے الٹ چلنے والی لہریں ہیں انسانی زندگی کی) تاکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا انقلاب نوع انسانی کو اپنی تمام برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ لپیٹ لے اور ان کا احاطہ کرے اور یہ خوشحال زندگی اور ایک حسین معاشرہ نوع انسانی کی زندگی میں پیدا ہو اور پھر قیامت تک وہ قائم رہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ مارچ ۱۹۸۱ء)

تبدیلی دکان

پاک گولڈ سمتھ گولبازار ربوہ سے تبدیل ہو کر "طارق مارکیٹ" اقصیٰ روڈ پر آگئی ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون نمبر دکان: ۵۵۰-۶۴۳
فون نمبر گھر: ۷۴۹-۵۴۹

ملکی و غیر ملکی ٹیلی فون کالز اور فیکس کا انتہائی مؤثر انتظام

پبلک ٹیلیفون کال آفس اور ٹیلی فیکس

○ فیکس کی ہوم ڈلیوری کا بھی انتظام ہے۔
○ خواتین کے لئے علیحدہ انتظام ہے

ٹریول سروسز ریلوے روڈ ربوہ

فیکس: ۶۹۶ ـــ فون: ۸۲۵

ملکی خبریں

○ کراچی کے علاقہ اورنگی ٹاؤن میں سابق وزیراعظم اور پاکستان پیپلز کی تحریک چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ محترمہ بے نظیر قتل ہونے والے ایک کارکن کے گھر تعزیت کے لئے گئی تھیں واپسی پر شرپسندوں نے قافلے پر فائرنگ کی، پتھر مارے اور ایک گاڑی کو جلانے کی کوشش کی۔ پیپلز پارٹی کے کئی رہنماؤں پر حملہ کیا گیا جس سے وہ شدید زخمی ہو گئے۔ شرپسندوں نے پارٹی کی خواتین رہنماؤں کو بھی زدو کوب کیا اور ان کی گاڑی کو بھی آگ لگانے کی کوشش کی۔ ایک موٹر سائیکل جلا دی گئی۔ پیپلز پارٹی نے الزام لگایا ہے کہ حملہ کرنے والے ایم کیو ایم کے افراد تھے اور موقع پر موجود پولیس نے نہ صرف یہ کہ انکو روکا نہیں بلکہ ان کی مدد کرتے رہے۔

○ غلام مصطفےٰ جتوئی نے کہا ہے کہ وہ اسمبلیاں توڑنے اور نئے انتخابات کی حمایت نہیں کرتے۔ انہوں نے محترمہ بے نظیر پر قاتلانہ حملے کی مذمت کی۔

○ بھارتی فوج نے کھوئی رٹہ سیکٹر میں جو حملہ کیا تھا پاکستانی فوج نے اسے کامیابی سے پسپا کر دیا ہے۔ بھارتی فوج دو فرلانگ تک اندر گھس آئی تھی۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ وہ قومی مقاصد کی جدوجہد میں کسی غیر جمہوری رکاوٹ کو برداشت نہیں کریں گے۔

○ پنجاب میں دہشت گردی پھیلانے والے ۸ اراکین کو پشاور میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ پولیس نے دعوٰی کیا ہے کہ الذوالفقار کے آٹھ اراکین کو گرفتار کر کے کراچی میں قتل و غارت گری کا منصوبہ ناکام بنا دیا گیا ہے۔

○ وفاقی حکومت نے بارہویں آئینی ترمیم کے مطابق گیارہ خصوصی عدالتیں قائم کر دی ہیں۔

○ چنیوٹ اور ربوہ کے درمیان واقع دریائے چناب کے دونوں پلوں پر سے لوڈڈ گاڑیاں گزارنے کے لئے دو ماہ تک پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

○ وفاقی شرعی عدالت نے سود کی شرعی حیثیت کے بارے میں ۱۶، شریعت درخواستیں سماعت کے لئے منظور کرتے ہوئے وفاقی حکومت زرعی ترقیاتی بنک اور پاکستان بنکنگ کونسل کو نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ بھارتی فوج کے سربراہ خفیہ مشن پر امریکہ پہنچ گئے ہیں وہ اپنی فوج کی مشکلات پنجاب کشمیر اور آسام میں حریت پسندوں سے مقابلوں کی صورت حال سے امریکہ کو آگاہ کریں گے۔ نیز خلیجی جنگ میں آپریشن ڈیزرٹ سٹارم کے طریق کار کی تفصیلات معلوم کریں گے۔

○ حریت پسندوں کی اپیل پر مقبوضہ کشمیر میں دوسرے دن بھی مکمل ہڑتال رہی۔ یہ ہڑتال سوپور میں حریت پسندوں کے قتل عام کے خلاف کی گئی ہے۔

○ کشمیری مجاہدین نے مزید ۲۵ بھارتی فوجیوں کو ہلاک اور ۳۲ کو زخمی کر دیا ہے۔ مجاہدین کی بھارتی فوجیوں سے متعدد جھڑپیں ہوئیں۔ جن شہروں میں جھڑپیں ہوئی ہیں۔ ان میں سوپور، بڈگام، کلگام، اسلام آباد سری نگر، بارہ مولا، رام پور، ہندواڑہ اور تیز گام شامل ہیں۔ مجاہدین نے دو فوجی چوکیاں بھی تباہ کر دیں۔

○ پاکستان سمیت ۴ ممالک نے عراق سے ہرجانہ طلب کر لیا ہے۔ کویت سے نکالے جانے والے ہر محنت کش کے عوض ۱۰ ہزار ڈالر دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ باقی تین ملکوں میں سری لنکا، بنگلہ دیش اور فلپائن شامل ہیں۔ اقوام متحدہ کے کمیشن نے ڈھائی ہزار ڈالر فی کس معاوضہ تجویز کیا تھا جسے ان چاروں ملکوں نے مسترد کر دیا ہے۔ البتہ بھارت نے یہ معاوضہ قبول کر لیا ہے۔

○ مصر کے صدر حسنی مبارک نے کہا ہے کہ عراق پر کسی نئی فوج کشی کی مخالفت کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ مصری عوام نے صرف اس جنگ کی حمایت کی تھی جو کویت کو آزاد کرانے کے لئے کی گئی تھی۔

○ کویت پر عراقی قبضے کے دوران عراق سے تعاون کرنے کے الزام میں ۴۰۰ افراد کو کویت سے نکال دیا ہے۔

○ سری لنکا میں آزادی کی حامی تنظیم تامل ٹائیگرز کشمیری حریت پسندوں کو اسلحہ فراہم کرتی ہے۔ بھارت کی دیگر علیحدگی پسند تنظیموں کے ساتھ بھی ان کے گہرے روابط ہیں۔

قدرت ثانیہ کے مظہر اول کے مشہور شاگرد (رجسٹرڈ)

حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ

○ بے اولاد ○ نرینہ اولاد سے محروم
○ اٹھراء ○ بچوں کا سوکھا پن

گوجرانوالہ فون ۷۴۸۴۴/۷۶۴۹۷، ۰۴۳۱، ربوہ فون ۹۰۶-۰۴۵۲۴

لاہور۔ اسلام آباد۔ قلعہ کالروالہ۔ ملتان۔ کراچی